

نقش آغاز

راہدالحق سمیع حقانی

سی ٹی بی ٹی پر دستخط... قوے فروختند وچہ...؟

ہمارے ملک کے ماکام اور نااہل حکمرانوں نے اپنے دور اقتدار میں ملک و ملت کا اپنے غیر دانشمندانہ اقدامات کیوجہ سے جو ستیاناس کیا ہے اور کر رہے ہیں اس کی نظیر ملک کی سیاسی تاریخ میں نہیں ملتی۔ جن لوگوں کو ان سے یہ توقعات اور امیدیں وابستہ تھیں کہ کم سے کم ملک کی بدترین معاشی اور اقتصادی صورتحال سے یہ لوگ بحسن و خوبی نبرد آنا ہوں گے اور ملک کی اقتصادی لحاظ سے ذہنی کشتی کو ساحل حافیت پر لگادیں گے لیکن صد افسوس کہ ان ناخداؤں نے ہی ملک و ملت کی ناؤ کو قعر مذلت میں ڈبو دیا۔

حکومت کا ایک اور تازہ شرمناک کارنامہ یہ ہے کہ ابھی اقتصادی پابندیوں کے دو ماہ بھی نہیں ہوئے ہیں اور ابھی اس کے اثرات بھی مرعب نہیں ہوئے کہ ارباب اقتدار نے سی ٹی بی ٹی (CTBT) یعنی

(پروانہ موت) پر دستخط کرنے کا عندیہ دیا ہے۔ اب تک تو حکومتی ظالمانہ اقدامات ہم سب نے خندہ پیشانی سے سے ہیں لیکن اب یہ لوگ ملکی حمیت قومی غیرت، خودداری، عزت نفس، وقار اور خودی کو سود و ہنود امریکہ اور دیگر اسلام دشمن طاقتوں کے ہاتھوں میں گروی رکھنے کا ارادہ ظاہر کر رہے ہیں اور پاکستانی غیرت مند قوم کو ذلت ور سوائی سے بھرپور ”سودا“ قبول کرنے پر مجبور کیا جا رہا ہے۔ وہ قوم جس نے ابھی حال ہی میں اپنی منزل کے تعین کی جھلک دیکھی تھی اس کو جادہ و منزل تو بکا بلکہ مانگوں سے ہی محروم کیا جا رہا ہے۔ ہم جو ایک واحد اسلامی ایٹمی قوت بن چکے ہیں پھر حالیہ ایٹمی دھماکوں نے پورے عالم اسلام کو ایک تازہ توانائی بخشی ہے۔ نااہل حکمران اتنی جلد ہی اپنی عظمت و شوکت کے بلند پرچموں کو دشمنان اسلام و پاکستان کے سامنے سرنگوں کرنے کی سر توڑ کوششوں میں مصروف ہیں۔ اور ایک جیتی بازی کو شکست میں تبدیل کرنے کی دافیج میں لگے ہوئے ہیں۔ آج پوری قوم حکمرانوں سے یہ سوال کرنے میں حق بجانب ہے کہ دو ماہ قبل آپ نے جو خود انحصاری اور خود داری کے بلند بانگ دعوے کیے تھے اور اپنی بے جان اور پھینکی تقریروں میں علامہ اقبالؒ کے گرم اور ایمان افروز اشعار سے جان ڈالنے کی ناکام کوشش کی تھی۔ آج ہمارے نااہل حکمرانوں کے اس ”طائر لاہوتی“ کے پر پرواز سے قبل اتنی جلدی کیسے ٹوٹ گئے؟ کیا پاکستانی قوم لیبیا، سوڈان، ایران، عراق اور کوریا کے اقوام سے کمتر ہے؟ وہ لوگ تو کئی سالوں سے ہر طرح کی سخت تکالیف برداشت کر رہے ہیں۔ ہمارے پائے استقلال کیوں اتنی جلدی اکھڑ گئے؟۔ پیٹ پر ہاتھ

باندھنے کے حوصلے دینے والے آج اپنی خوداری اور غیرت ایمانی کو ایک کف جو اور خوشہ گندم کے عوض بیچنے پر تیار نظر آ رہے ہیں۔ ع قوے فروختندہ چارزاں فروختند

لیکن ماقبہ اندیش حکمرانوں کو ہم یاد دلاتے ہیں کہ ہم کسی بھی قیمت پر اپنی موت کے پروانے اور ذلت و رسوائی کے محض نامے پر دستخط نہیں کرنے دیں گے۔ بھوکے مرتے ہیں تو مر جائیں لیکن قومی و ملی عزت و ناموس پر آج نہیں آنے دیں گے۔ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کے متعلق ہندوستان کی پالیسی ہر لحاظ سے ہم سے بہتر ہے۔ انہوں نے امریکہ اور اقوام متحدہ پر واضح کر دیا ہے کہ ہمیں بھی اپنی خوداری عزیز ہے اور تم بھی پانچ ملکوں کی ایٹمی قوت ہونے پر اجارہ داری ختم کرو یا ہندوستان کو بھی ایٹمی کلب میں شامل کر لیں اور یا پھر سلامتی کونسل میں ہندوستان کیلئے مستقل نشست دجائے۔ ادھر ہمارے بے ضمیر امریکی وطن فروش و ملی حمیت سے حامی حکمران بغیر کسی شرط کے صرف ایک موصوم اقتصادی ریلیف یا چند ڈالروں کے عوض اپنے ملک کا سب کچھ داؤ پر لگا رہے ہیں اور ایک زندہ و تابندہ قوم کو معاہدے کے بعد اپنا بنایا جا رہا ہے۔ ریلیف سے اتنا فائدہ ہوگا کہ میاں صاحب کی موجودہ حکومت کے ایوان اقتدار کے گرتے ہوئے ستونوں کو عارضی طور پر سہارا ملے تو جائیگا لیکن ساری عمر کیلئے قوم عالم کفر کے خوٹھوار ابرہوں کے سامنے بے بس ہو جائے گی۔ اور ہمارے ایٹمی پلاسٹس، نیوکلیر پروگرامز رول بیک کر دیے جائیں گے اور ان مراکز میں ایسے حساس مانیٹرنگ آلات نصب کیے جائیں گے جو ایک معمولی جنبش اور باریک حرکت کو بھی محسوس کریں گے۔ ہمارے ایٹمی مراکز ہمیشہ کیلئے سود و نصاریٰ کے ناپاک قدموں کی زد میں رہیں گے۔ مغرب اور امریکہ عالم اسلام کو ایک بار پھر مایوسیوں کی اتھاہ تاریکیوں میں جائیگا۔ ہم جو ایکسویں صدی میں واحد اسلامی ملک اور ایک نئی شان اور آن بان کیساتھ دیگر ترقی یافتہ قوموں کی شانہ بشانہ داخل ہونا چاہتے ہیں۔ اس سے یہ خواب بھی چلنا چور ہو جائیگا۔ اس انتہائی اہم ترین اور نازک ایضو پر ہم زعماء قوم سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ حکومت کو ملی خود کشی کے اس خطرناک اقدام سے روکیں بلکہ ان کے ناپاک اور سیاہ ہاتھوں کو جو (CTBT) دستخطوں کیلئے ہر لمحہ بڑھتے جا رہے ہیں ان کو باز رکھیں اور اگر پھر بھی باز نہ آئیں تو ان ہاتھوں کو توڑ دیں۔۔۔۔۔ اس وقت پاکستانی قوم کی نظریں اور عقلمیں امریکی ڈالرز اور گندم پر نہیں بلکہ قومی اور ملی غیرت، ایمانی جذبہ اور دیو خشاں مستقبل پر مرکوز ہیں۔ اگر ملت کی تقدیر کا فیصلہ کسی ملک کی فراہم کردہ گندم کی چند یوروں سے وابستہ ہو۔ تو اس ذلت کی زندگی سے موت ہزار مرتبہ بہتر ہے۔ علامہ اقبالؒ کے ایمان افروز شعر کا یہی اصل موقعہ و محل اور تقاضہ ہے۔ کہ

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی